۳ بھارت کا دفاعی نظام

آیئے، اعادہ کریں۔

گزشتہ سبق میں ہم نے بھارت کی خارجہ پالیسی کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم نے یہ بھی سمجھ لیا ہے کہ غیر ملکی حملوں اور داخلی بد نظمی سے ملک کی حفاظت کرنا اور ملکی سرحد کا تحفّظ کسی بھی ملک کا بنیادی مفاد ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر ملک قومی سطح پر ایک حفاظتی نظام تیار کرتا ہے۔ بھارت نے بھی اپنا قومی دفاعی نظام تیار کیا ہے۔ اس سبق میں ہم اس نظام کی نوعیت اور دفاعی نظام کو درپیش مسائل پر غور کریں گے۔

ملکی دفاع کا مفہوم:

تمام مقتدر ممالک نے ایک بین الاقوامی نظام ترتیب دیا ہے۔ یہ مقتدر ممالک ایک دوسرے کو تعاون کرتے ہیں، اس کے باوجود کبھی کبھی ان میں لڑائی بھی ہو جاتی ہے۔ کچھ ممالک کے بیچ سرحد کو لے کر تنازعہ ہوتا ہے تو کچھ ممالک پانی کی تقسیم کی وجہ سے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اس لڑائی کے پسِ پشت بین الاقوامی معاہدوں پر عمل آوری کا فقدان، باہمی مسلسل مقابلہ آرائی، پڑوسی ممالک سے پناہ گزینوں کی آمد جیسی وجوہات کارفرما ہو سکتی ہیں۔

مختلف ممالک کے درمیان اختلافی یا متضاد مفادات کا حل مصالحت اور مذاکرات کے ذریعے نکالا جاتا ہے؛ لیکن جب ایسی کوششیں ناکام ثابت ہوتی ہیں اس صورت میں کوئی ملک جنگ کے متبادل پر بھی غور کرتا ہے۔ کسی ملک کا دوسرے ملک پر حملہ کرنا اور اس کی مقتدر حیثیت کو چیلنج کرنے کی وجہ سے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جارح ممالک کی فوجی قوت سے اکثر ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ کسی بھی حالت میں ملک کی مقتدر حیثیت اور وجود کی حفاظت کرنا حکومت کا اوّلین فرض اور ذمہ داری ہوتی ہے لہٰذا حکومت کو اپنا دفاعی نظام مضبوط اور وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنا پڑتا ہے۔ اسی کو 'ملکی دفاع' کہتے ہیں۔

بتائیے تو بھلا!

کیا آپ باہم متفقہ اور باہم متصادم مفادات کی کچھ مثالیں بھارت اور پڑوسی ممالک کے حوالے سے بتا سکتے ہیں؟

ملکی دفاع کی نگہداشت کے طریقے

- ملک کی حفاظت کا تعلق جغرافیائی محلِ وقوع سے ہوتا ہے کیونکہ جغرافیائی لحاظ سے زیادہ قریبی ممالک کی جانب سے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اپنی جغرافیائی سرحدوں پر موجود خطرات کی نوعیت اور خطرہ کس سے ہے اس کی شناخت نہایت اہم ہوتی ہے۔
- اس خطرے سے محفوظ رہنے کے لیے ملک کو اپنی فوجی قوت میں اضافہ کرنا پڑتا ہے۔ جدید ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے خطرے کی پیش بندی، اسلحہ سازی، دفاعی افواج کی جدید کاری اور اسے نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا جیسے طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- جنگ کے ذریعے کسی مسئلے کو حل کرنے اور قومی سلامتی کا تحفّظ کرنے سے زیادہ تناؤ پیدا ہوجاتا ہے اور بین الاقوامی امن خطرے میں پڑ جاتا ہے، اس لیے کچھ ممالک دیگر ممالک کی حمایت حاصل کرکے قومی سلامتی کو درپیش خطرے کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غور کیجیے اور تجویز کیجیے۔

اسلحہ کی طاقت کے حوالے سے تمام ممالک یکساں سطح کے حامل نہیں ہوتے۔ ایسی صورتِ حال میں اگر ہمیں اسلحہ میں تخفیف کی پالیسی کو بین الاقوامی سطح پر نافذ کرانا ہو تو کیا کرنا ہوگا؟

کیا آپ اس سے متفق ہیں؟

اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرنے والے ممالک آپس میں مقابلہ آرائی شروع کر دیتے ہیں۔ اسلحہ کی اس دوڑ کی وجہ سے عدم تحفّظ کے احساس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ عدم تحفّظ کا احساس قومی سلامتی کو درپیش خطرات میں اضافہ کرتا ہے۔ ان خطرات کو ٹالنے کے لیے اسلحہ کی دوڑ کی بجائے اسلحہ میں تخفیف کی ضرورت ہے۔

اقتباس پڑھیے اور مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

ہر ملک کو بین الاقوامی کشمکش کا حل باہمی مصالحت اور مذاکرات کے ذریعے نکالنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے ممالک کے درمیان مذاکرات اور لین دین میں اضافہ ہونا چاہیے۔ ممالک کے درمیان باہمی انحصار جتنا زیادہ بڑھے گا اتنا ہی زیادہ امن وسلامتی کو استحکام حاصل ہوگا۔ چنانچہ بین الاقوامی تعاون کے فروغ کے لیے مذاکرات اور مصالحت کے مختلف ذرائع اور مواقع اور پلیٹ فارم فراہم ہوں گے اور ممالک معاشی نقصان کے خوف سے جنگ ٹالنے کی کوشش کریں گے۔

۱۔ مندرجہ بالا اقتباس کے مطالعے سے کیا پیغام ملتا ہے؟
۲۔ مختلف ملکوں کے درمیان گفت وشنید کیسے بڑھے گی؟
۳۔ معاشی نقصان اور جنگ کے درمیان کیا تعلق ہے؟

بھارت کا دفاعی نظام : بھارت کے دفاعی نظام میں بحری، ہوائی اور برّی افواج شامل ہیں۔ ملک کی زمینی سرحدوں کی حفاظت کا ذمّہ برّی فوج کا ہوتا ہے جبکہ بحری فوج ساحلی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔ بھارت کی ہوائی سرحد اور خلا کی حفاظت کی ذمہ داری ہوائی فوج کی ہوتی ہے۔ یہ تینوں افواج وزارتِ دفاع کے ماتحت ہوتی ہیں۔ بھارت کی برّی فوج بہت بڑی اور دنیا کی ساتویں نمبر کی فوج تسلیم کی جاتی ہے۔ برّی فوج کے سربراہ کو 'جنرل'، بحری فوج کے سربراہ کو 'ایڈمرل' اور ہوائی فوج کے سربراہ کو 'ایئر چیف مارشل' کہا جاتا ہے۔ ان تینوں سربراہوں کا تقرر براہِ راست صدرِ جمہوریہ کرتے ہیں۔

برّی فوج

بحری فوج

ہوائی فوج

تلاش کریں گے تو زیادہ سمجھیں گے...

فوجی حکومت سے کیا مراد ہے؟
کیا ایسی حکومت میں جمہوریت ہوتی ہے؟

بھارت کے صدر جمہوریہ ان تینوں افواج کے دستوری سربراہ (Supreme Commander of the Defence Forces) ہوتے ہیں۔ صدر جمہوریہ کی رضامندی کے بغیر ان دفاعی افواج کو جنگ یا امن وسلامتی سے متعلق فیصلے کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا کیونکہ صدرِ جمہوریہ شہری حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جمہوریت میں شہری قیادت کو فوجی قیادت پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

بھارت کی دفاعی مشینری کی تینوں افواج کو وقت کے تقاضوں

سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے کئی تدابیر کی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے کئی تحقیقی ادارے بھی قائم کیے گئے ہیں۔ دفاعی افواج کے تمام اعلیٰ عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریاں عمدگی سے نباہنے میں رہنمائی کرنے کے لیے ملک میں کئی تربیتی ادارے قائم کیے گئے ہیں مثلاً پونہ میں نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، دہلی میں نیشنل ڈیفنس کالج، وغیرہ۔

نیم فوجی دستے : بھارت کی دفاعی افواج کی معاونت کے لیے نیم فوجی دستے ہوتے ہیں۔ یہ دستے مکمل طور پر فوجی نہیں ہوتے اور نہ ہی مکمل طور پر شہری۔ اسی لیے انھیں 'نیم فوجی دستے' کہا جاتا ہے۔ ان کی اہم ذمہ داری دفاعی افواج کی مدد کرنا ہوتی ہے۔ سرحدی حفاظتی دستہ (Border Security Force)، ساحلی سلامتی دستہ (Coast Guard)، مرکزی محفوظ پولس دستہ (Central Reserve Police Force)، سریع الحرکت دستہ (Rapid Action Force) جیسی اکائیاں نیم فوجی دستوں میں شامل ہیں۔

ریلوے اسٹیشن، تیل کے ذخائر، آبی ذخائر جیسے اہم مقامات کے تحفّظ کی ذمہ داری ان نیم فوجی دستوں کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی یا انسانی آفات کے دوران یہ دستے حسنِ انتظام میں مدد کرتے ہیں۔ امن کی حالت میں ملک کی بین الاقوامی سرحدوں کی حفاظت ان نیم فوجی دستوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

سرحدی حفاظتی دستہ سرحد کے نزدیک رہنے والے شہریوں کے دلوں میں تحفّظ کا احساس پیدا کرنے، اسمگلنگ روکنے اور سرحد پر گشت کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔

بھارت کی ساحلی سرحد کی حفاظت کے لیے ساحلی سلامتی دستے تشکیل دیے گئے ہیں۔ یہ دستے بھارت کی سمندری حدود کے اندر ماہی گیری کے پیشے کو تحفظ دینے، ساحلی راستوں سے غیر قانونی کاروبار کی روک تھام وغیرہ جیسی ذمہ داریاں نباہتے ہیں۔

قانون اور نظم ونسق کی برقراری میں مختلف ریاستوں کی انتظامیہ کو تعاون دینے کا کام سینٹرل ریزرو پولس فورس کرتی ہے۔

بم دھماکوں اور فسادات کی وجہ سے ملک کی سلامتی کو درپیش خطرات کے پیش نظر عاجلانہ طور پر حفاظتی سرگرمیوں کے ذریعے عوامی زندگی کو فوری طور پر معمول پر لانے کا کام سریع الحرکت دستہ کرتا ہے۔

طلبہ میں نظم ونسق اور فوجی تعلیم کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے کے مقصد کے تحت قومی طلبہ تنظیم NCC یعنی National Cadet Corps کا قیام عمل میں آیا جس میں اسکول اور کالج کے طلبہ و طالبات شریک ہوسکتے ہیں۔

شہری دفاعی دستہ (ہوم گارڈس) : ہوم گارڈس کا قیام آزادی سے قبل عمل میں آیا تھا۔ ملک کے شہری ہوم گارڈس میں شریک ہوکر ملک کی سلامتی میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ بیس تا پینتیس سال عمر کا کوئی بھی مرد یا عورت اس دستے میں شامل ہوسکتا ہے۔

پولس کے ساتھ مل کر عوامی سلامتی قائم رکھنا، فسادات اور ہڑتال کے دوران دودھ، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کی فراہمی، نقل وحمل کا انتظام، زلزلہ اور سیلاب جیسی قدرتی آفات کے دوران عوام کی مدد کرنا ہوم گارڈس کے فرائض میں شامل ہے۔

بھارت کی سلامتی کو درپیش مسائل

- آزادی کے بعد سے آج تک پاکستان اور چین نے بھارت کی سلامتی کے لیے خطرات پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کا مسئلہ، پانی کی تقسیم کا مسئلہ، سرحدی مسئلہ اور دراندازی جیسے متعدد تنازعات موجود ہیں۔ ان تنازعات کو مذاکرات اور گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کی مسلسل کوششیں بھارت نے کی ہیں۔ (بھارت - پاکستان کے بارے میں آپ سبق ۶ میں مزید مطالعہ کریں گے۔)
- بھارت اور چین براعظم ایشیا کے دو اہم ملک ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں چین کے ساتھ ہماری جنگ بھی ہوئی تھی۔ چین کی کوشش

یہ تھی کہ بھارت کے پڑوسی ممالک پر اپنی بالا دستی قائم کرے جس کی وجہ سے بھارت اور چین کے تعلقات میں تناؤ ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی تنازعہ بھی موجود ہے۔

- بھارت کو صرف بیرونی ممالک سے ہی خطرہ درپیش نہیں ہے بلکہ ملک کے اندرونی علاقوں میں بھی ملکی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں۔ملکی سلامتی کے حوالے سے بیرونی سلامتی اور داخلی سلامتی میں زیادہ فرق باقی نہیں رہا۔ مذہب، علاقائیت، نظریات ،نسل اور معاشیات پر مبنی کئی باغی تحریکیں داخلی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کررہی ہیں مثلاً نکسل وادی تحریک۔
- انتہا پسندی ملک کی سلامتی کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ انتہا پسندی ایک عالمی مسئلہ ہے اور بھارت اس مسئلے کے خاتمے کے لیے سرگرم ہے۔

انسانی سلامتی

سرد جنگ کے بعد قومی سلامتی کا تصوّر تبدیل ہوکر وسیع تر مفہوم اختیار کرگیا۔ اس مفہوم کے تحت ملکی سلامتی یعنی صرف ملک کی سلامتی ہی نہیں بلکہ اس ملک میں رہنے والے افراد کی سلامتی بھی شامل ہوگئی کیونکہ ملک کی سلامتی آخرکار افراد کی سلامتی کے لیے ہی ہوتی ہے۔ اس لیے نسلِ انسانی کو مرکز بنا کر سلامتی کے نئے تصوّر کو انسانی سلامتی یا انسانی تحفّظ کہا گیا ہے۔ انسانی سلامتی کے مفہوم میں ہر قسم کے خطرے سے افراد کی حفاظت کرتے ہوئے انھیں تعلیم، صحت اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا متوقع ہے۔

ناخواندگی، افلاس، ضعیف الاعتقادی اور پسماندگی کا انسداد کرکے تمام شہریوں کو پُر وقار زندگی بسر کرنے کے لیے موافق اور سازگار حالات مہیا کرنا بھی انسانی سلامتی میں شامل ہے۔ انسانی سلامتی کے لیے اقلیتوں اور کمزور طبقات کے حقوق کا تحفّظ بھی ضروری ہے۔

انسانی سلامتی کو درپیش خطرات

۱۔ انسانی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ انتہا پسندی ہے۔ عوام الناس اور معصوم لوگ ہی انتہا پسندی کا شکار ہوتے ہیں۔ انتہا پسندی کا مقصد لوگوں کے دلوں میں دہشت اور خوف کے ذریعے عدم تحفّظ کا احساس پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے انسانی سلامتی کے لیے انتہا پسندی کا خاتمہ ضروری ہے۔

آیئے، گفتگو کریں۔

- کیا آپ کو لگتا ہے کہ انسانی سلامتی کے لیے جمہوری طرزِ حکومت ہی مناسب ہے؟ مباحثے میں آپ کون سے نکات پیش کریں گے؟
- خاندانی سطح پر انسانی سلامتی کے لیے کون سی کوششیں کی جاسکتی ہیں؟

۲۔ ماحولیاتی تبدیلیوں اور آلودگی کی وجہ سے بھی انسانی سلامتی کو خطرات درپیش ہوتے ہیں۔ ایڈز، ڈینگو، چکن گنیا، سوائن فلو، ایبولا جیسی بیماریوں نے بڑے مسائل پیدا کردیے ہیں۔ ایسی بیماریوں سے انسانوں کا تحفّظ بھی انسانی سلامتی کا حصہ ہے۔

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

سماج میں بڑھتا ہوا تشدد انسانی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کرتا ہے۔ تشدد کے انسداد کے لیے ہر سطح پر کس طرح پُرامن سرگرمیوں کی تیاری کی جاسکتی ہے؟

اس سبق میں ہم نے بھارت کے دفاعی نظام کا مطالعہ کیا ہے۔ قومی سلامتی سے انسانی سلامتی تک کے بدلتے تصوّر کو بھی ہم نے اس سبق میں سمجھا ہے۔ اگلے سبق میں ہم بین الاقوامی تنظیم 'اقوامِ متحدہ' کا مطالعہ کریں گے۔ ہم یہ بھی سمجھیں گے کہ انسانی سلامتی کے لیے اقوامِ متحدہ کیا تدابیر اختیار کرتی ہے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ بھارت کے .... دفاعی افواج کے سپریم کمانڈر ہوتے ہیں۔

(الف) وزیرِ اعظم (ب) صدرِ جمہوریہ

(ج) وزیرِ دفاع (د) گورنر

۲۔ بھارت کے ساحلی علاقوں کے تحفظ کی ذمہ داری .... کی ہوتی ہے۔

(الف) برّی فوج (ب) ساحلی سلامتی دستہ

(ج) بارڈر سیکوریٹی فورس (د) سریع الحرکت دستہ

۳۔ طلبہ میں نظم و ضبط اور فوجی تعلیم کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے .... قائم کی گئی۔

(الف) بی ایس ایف (ب) سی آر پی ایف

(ج) این سی سی (د) آر اے ایف

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے :

۱۔ انسانی سلامتی کے لیے انتہا پسندی کا خاتمہ ضروری ہے۔

۲۔ ہر ملک اپنے لیے مضبوط دفاعی نظام تیار کرتا ہے۔

۳۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

(۳) مندرجہ ذیل کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ سریع الحرکت دستے کے کام

۲۔ انسانی سلامتی

۳۔ ہوم گارڈس

(۴) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ قومی سلامتی کو جن باتوں سے خطرات درپیش ہوتے ہیں، ان کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ بارڈر سیکوریٹی فورس کی ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

۳۔ انسانی سلامتی کا مفہوم واضح کیجیے۔

(۵) دی ہوئی ہدایات کے مطابق سرگرمی انجام دیجیے۔

۱۔ دفاعی افواج سے متعلق جدول مکمل کیجیے۔

دفاعی فوج کا نام	فرائض	سربراہ	موجودہ سربراہ کا نام
برّی فوج	....	....	....
....	....	ایڈمرل	....
....	بھارت کی ہوائی سرحد اور خلا کی حفاظت کرنا	....	....

۲۔ بھارت کی سلامتی کو درپیش خطرات مندرجہ ذیل خاکے کی مدد سے ظاہر کیجیے۔

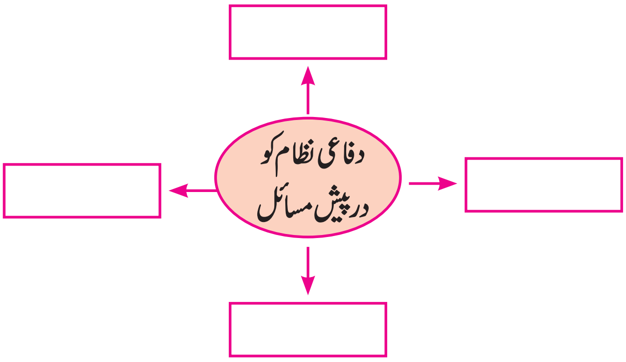

سرگرمی :

'بھارت کی سلامتی کو درپیش خطرات' کے موضوع پر اپنے اسکول میں مذاکرہ منعقدہ کیجیے۔